انعاماتِ رحمٰن

بطفیل و بحرمتِ مولانا فضلِ رحمٰن رح گنج مرادآبادی

ناشر: محمد نسیم صدیقی (مولوی) مجددی قادری

تذکرہ
انعاماتِ رحمٰن

بطفیل و بحرمتِ مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلفہ

استاذ العلماء

مولانا سید محمد عبد الغفار صاحب

ندوی نگرامی مجددی قادری

(16) ۸۶ پر جمعہ میں داہنا پاؤں بائیں کے اوپر رکھ کر درود شریف پڑھا کرو [illegible]

(17) ۹۰ پر [illegible] صاحب کو [illegible] اور [illegible] کی بشارت دینا

(18) ۱۰۱ - [illegible]

(19) ۱۰۵ تا ۱۰۶ پر [illegible]

(20) ۱۱۴ پر ایک واقعہ (21) ۱۱۶ پر تعزیہ داری سے متعلق۔

(22) ۱۱۷ پر یا رسول اللہ کہنے [illegible] کی دلیل۔

(23) ۱۲۱ تا ۱۲۴ پر اہل حدیث سے متعلق بیان۔ امام ابو حنیفہ کا افضل ہونا اور اہل حدیث مولویوں کا مسلک [illegible]

(24) ۱۲۵ پر درود شریف کا بیان (25) حضرت [illegible] سے متعلق ۱۲۶

(26) ۱۲۸ پر اللہ میاں سے بات [illegible] (27) ۱۲۹ پر [illegible]

(28) ۱۳۰ پر ایک دعا اور [illegible] نسبت کا معنی [illegible]

(29) ۱۳۱ تا ۱۳۲ پر میلاد مبارک کی تفصیل اور [illegible] کا طریقہ [illegible] ۱۳۲ پر رسول خدا کو [illegible] کا ذکر۔

(30) ۱۴۰ پر ایک وظیفہ [illegible]

(31) ۲۱۱ تا ۲۱۷ پر شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔

(32)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آں را کہ رہے ہست بحضرتِ رحمٰن است

دُریاب کہ زیرِ سایۂ احسان است

سرمایۂ اُو زفیضِ کوثر دائم

علم و عمل و محبتِ ایمان است

نام کتاب : انعاماتِ رحمٰن

بطفیل و بحرمتِ مولانا فضل رحمٰن رح

مؤلف : استاذ العلماء مولانا سیّد محمد عبد الغفار صاحب

ندوی نگرامی، مجددی قادری

تعداد : ایک ہزار

صفحات : ۲۷۶

سنِ اشاعت : نومبر ۱۹۹۲ء

ناشر : محمد نسیم صدیقی (مولوی) مجددی قادری

مطبع : الطاف ایجوکیشنل پرنٹرز، بنگالی گلی اردو بازار، لاہور

فنی مشورہ : مولانا عبید الحق صاحب ندوی

معاونین : ظہور ناظم - انور صدیقی، محمد عالم، غلام رسول اختر

خطاطی ٹائیٹل و رباعی : امداد احمد بن خورشید عالم

مقامِ اشاعت : ۵۱/ڈی - ایل ڈی اے - بلاک نمبر ۲۸

ریلوے کالونی نیو ملٹری بیرکس مغلپورہ - لاہور

اسٹاکسٹ : ملک بک ڈپو، اردو بازار، لاہور

صابری دارالکتب قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور

ہدیہ : مبلغ ساٹھ روپے (-/۶۰ روپے)

پتہ برائے خط و کتابت :

محمد نسیم صدیقی (مولوی) مجددی قادری مکان نمبر ۵۱/ڈی - ایل ڈی اے

بالمقابل بلاک نمبر ۲۸ ریلوے کالونی نیو ملٹری بیرکس، مغلپورہ، لاہور

(۱۹) مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی لکھتے ہیں:

مولانا عبدالسلام صاحب ہسوی (مولانا حکیم سید عبدالحی ناظم ندوۃ العلماء کے ماموں) مولانا شاہ احمد سعید صاحب مجددی و رفیق درسی حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی) کے ممتاز ترین خلیفہ تھے۔ قوت نسبت اور اتباع سنت میں ممتاز تھے۔
(تذکرہ ص ۱۰۳)

(۲۰) یہ مضمون (استفادہ) کے عنوان سے حضرت مولانا سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے راقم (نواب نورالحسن خاں صاحب) کو مرحمت فرمایا ہے اور اسی مضمون کو مولانا ابوالحسن علی میاں ناظم ندوۃ العلماء نے "تذکرہ" میں "جذب دل" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

مجھ کو حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہونے کا بچپن ہی سے اشتیاق تھا۔ مگر یہ خیال تھا کہ بعد فراغت تحصیل علم کے حاضر ہو کر استفادہ کروں گا۔ دفعتۃً لکھنؤ میں جناب ممدوح کی خبر وفات مشہور ہوئی۔ اس وقت اپنی محرومی پر جس قدر تأسف ہوا۔ بیان نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہے۔ اس کو سنتے ہی میں نے مرادآباد عازم کر دیا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ اشتداد علالت کی وجہ سے آپ صاحب فراش ہیں۔ شب کو حاضری کا موقع نہیں ملا۔ دوسرے دن صبح کو حاضر ہوا!

آپ پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے اور مریدین و مسترشدین کا مجمع تھا۔

ان میں مولوی سید ظہورالاسلام صاحب بھی تھے۔ میرے پہنچتے ہی انہوں نے تقریر کی اور کہا کہ یہ مولانا سید عبدالسلام صاحب کے بھانجے ہیں۔ حضرت نے میری طرف دونوں ہاتھ بڑھائے۔ میں نے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دے دیا۔

اس وقت آپ پر کیفیت طاری تھی۔ آپ نے اس حالت میں جو فرمایا وہ اچھی طرح پر سمجھ میں نہیں آیا۔ مگر یہ معلوم ہوا کہ آپ فرماتے ہیں کہ دعا، درود و نماز سے سب کچھ مل جاتا ہے۔ اسی حالت میں چند اشعار پڑھے ایک شعر یہ تھا:

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ترجمہ: اس کا کہا ہوا اللہ کا کہا ہوا ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ کے بندے کی حلق سے ہو۔

تھوڑی دیر تک یہ کیفیت رہی۔ اس کے بعد آپ نے ہاتھ چھوڑ دیا اور میں کچھ دیر وہاں رہ کر باہر آگیا۔

دوسری بار جب آستانہ بوسی کا اتفاق ہوا تو میرے ایک عزیز بھی میرے ہمراہ تھے۔ ہم دونوں لکھنؤ میں طالب علمی کرتے تھے۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے شوق پیدا ہوا اور انہوں نے مرید ہونے کی تمنا ظاہر کی۔ اس ارادے سے ہم دونوں شب کو روانہ ہوئے۔ لکھنؤ کے اسٹیشن پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ گاڑی کی روانگی میں دیر ہے۔ ہم دونوں سو رہے اور ایسے سوئے کہ گاڑی آئی اور روانہ ہو گئی۔

۳ بجے شب کو معلوم ہوا کہ گاڑی تو روانہ ہو گئی مگر ایک دوسری ٹرین